

مراسلت

۴

محمد اسلم رانا

جنرل سیکرٹری مرکز تحقیقیت میکیت، لاہور

[جناب محمد اسلم رانا کی عنایت ہے کہ وہ ہاتھ اڈگی کے اپنے تمہروں کے نوازتے رہتے ہیں۔
۱۰ ابریج ۱۹۹۲ء کے گرامی نامہ میں انسوں نے مارچ کے شارے کے مندرجات پر حسبِ فیل تبصرہ
کیا ہے۔]

شارے دفعہ پر اور معلومات افزایش ہے۔ پرانی روشن سے بہت کر موس ہوا ہے۔ چند گذارشات
تمہیر میں۔

۱۔ صفحہ ۹ پر "شیر افگن" کا تذکرہ اور آخری فقرہ "مولانا امر تحری۔ ملک نہیں" اور صفحہ ۱۶
کا [ماشیہ] نمبر ۲۲ غیر ضروری ہیں۔ واضح ہو کہ "امان کی پادشاہت" ایک سبسم اور غیر
تعینی مضموم کی اصطلاح ہے۔

۲۔ صفحہ ۱۹ کے آخری میرا گراف کی اشاعت بھی ملکی نظر ہے۔

۳۔ نعمت احر کے قتل کو تاجاڑ طور پر ہوادی گئی ہے بلکہ تذکرہ نہ کرنا بہتر تھا۔ زیادہ
سے زیادہ "نقیب" یکم فروری صفحہ ۲ کا نوٹ شائع کر دننا کافی تھا۔

۴۔ مضمون بعنوان "مسکی خواتین اور تبدیلی مذہب" کی اشاعت گوناگول لفاظ سے قوی اور
ملکی وقار کے خلاف ہے۔

[مارچ کے شارے سے مستolen اشائے گئے تھات کے سلسلے میں اصل گذارش یہ ہے کہ "عالم
اسلام اور عیسائیت" معرفتی انداز میں خاتم ہانتے اور واقعات کا تجزیہ کرنے میں دفعہ پر رکھتا ہے۔
منظعرہ ہمارے پیش نظر نہیں کہ دوسرے فریق کی فقط کوتاہیاں اور محضوریاں ہی بیان کی جائیں اور اپنے
خلاف حقیقت پر مبنی معلومات بھی پچھا دی جائیں۔

"مولانا شاہ اللہ امر تحری اور مطالعہ عیسائیت" (مقال) کے سلسلے میں پادری سلطان محمد پال اور
پادری برکت اللہ کی جوابی تحریروں کا ذکر اس لیے ضروری خیال کیا گیا کہ یہ واقعی وجود رکھتی ہیں۔ ان
معلومات کو پچھا دینے سے "خاتم" تو نہیں بدل سکتے البتہ ان تحریروں کو وقوع یا اعلیٰ قرار دینے کا حق
کسی بھی ناقہ کو مواصل ہے۔

صفحہ ۱۹ کے جس پیرا گراف کو ملکی نظر قرار دیا گیا ہے اس میں مسکی مناعر جناب انیس
۳۔ عالم اسلام اور عیسائیت۔ منی ۱۹۹۲ء

شروش کی کامیابیں کا تذکرہ ہے، جن کا راوی خود انیس شروش ہے۔ ہمارے تذکرے یہ امر اصولی دیانت کے خلاف ہے کہ کسی مصنفوں کا اقتباس دیتے ہوئے اس کی بعث یا توانی کو مجموع کر دیا جائے۔ مصنفوں میں مسلمان ملٹن جناب احمد دیدات کی کامیابیوں کا بھی تذکرہ موجود ہے۔

نعت احر کا تحلیل ایک ایسا واقعہ شاکر "عالم اسلام اور عیسائیت" بیسا میڈی اے لنکر انداز نہیں کر سکتا تھا۔ پاکستان کے اردو اور انگریزی پریس میں اس موضع پر مسلسل لکھا جا ہے، تاہم اس رائے میں وزن ہے کہ اس واقعہ کو بہت اچھا لگایا ہے۔ مارچ اور اپریل ۱۹۹۲ء میں شائع ہدیبات اور مصنفوں میںے جناب محمد اسلام رانا کی اس رائے میں مزید وزن پیدا ہو گیا ہے۔

"یکی خواتین میں تبدیلی مذہب" کے زر عنوان جو کچھ لکھا گیا ہے، یہ سیکی پریس کا اہم موضع بتا جا ہے۔ "کا تھوک نقیب" (الاہور) ہاتھ تکم ۱۵ اپریل نے اس موضع پر اپنے انداز میں انعامار خیال کیا ہے۔ "تبدیلی مذہب" کے ہمارے میں سیکی نقطہ نظر کا مختلف تناظر کے چائزہ لیا جاسکتا ہے مگر یہ کہہ کر لنکر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ یہ بحث "ملکی اور قومی وقار کے خلاف ہے۔"

[مدیرا]

جناب کفول فیروز (رکن وفاقی اقلیتی مشاورتی کونسل)، الہور

"علم اسلام اور عیسائیت" میں شائع ہونے والی تحریریں اور ثارثات بلکہ کئی "ترائے" نامے معلومات افزایہ ہتے ہیں۔ مجھے اگرچہ بعض مصنفوں میںے اختلاف بھی ہوتا ہے لیکن یہ تو ہونا بھی ہا یہی البتہ اپریل کے شمارے میں یسوعاہ و منسز کے ہمارے میں اداریہ کے عنوان سے ایسٹر اور سیکی رومنی کے دوران اس کی اشاعت کچھ بھلی نہیں لگی۔

اصل صورت حال یہ ہے کہ دنیا کے کسی بھی خطے میں "یسوعاہ و منسز" کو سیکی تصدیق نہیں کیا جاتا اور نہ ہی یہ سیکھیں کے ساتھ میں جعل رکھتے ہیں۔ پاکستان میں بھی اُن کا دائرہ کار سیکھیں میں نہیں بلکہ اکثری طبقوں میں "اپنے عقائد" کی تبلیغ ہے۔

ایک اور ہاتھ آپ کی توجہ کے لیے لکھا ہوں کہ سیکی طبقوں میں نقطہ عیسائیت یا عیسائی مردج نہیں۔ یہ غالباً اسلامی اصطلاح ہے۔ سیکی اپنے لیے یہ نقطہ نہ تو استعمال کرتے ہیں اور نہ ہی پسند کرتے ہیں بلکہ اے قدرے ناگواری سے دیکھا جاتا ہے۔ لہذا مشورتاً عرض ہے کہ اگر آپ اپنے جریدہ کا نام "علم اسلام اور عیسائیت" کی بجائے "علم اسلام اور سیکیت" (سیکی - مسلم تعلقات پر مبنی چائزہ)"